ازعدالت عظمیٰ

22 مئی 1953

نین سکھ داس و دیگر

بنام

ریاست اتر پردیش و دیگر۔

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مکھرجیہ، ایس آر داس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

بھارت کا آئین 1950، آرٹیکل 14، 15 (1)، 32- بلدیاتی انتخابات ۔فرقہ وارانہ رائے دہندگان کی بنیاد پر انتخابات- جواز-منتخب امیدواروں کو بورڈ پر بیٹھنے سے روکنے کے لیے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست- برقرار رکھنا-شرح ادا کرنے والوں کا معاوضہ۔

درخواست کنندگان، جو ایک میونسپلٹی کے رہائشی تھے، نے الزام لگایا کہ انہیں اپنے ووٹوں کا استعمال کرنے اور میونسپل بورڈ کے کچھ ضمنی انتخابات میں امیدوار کے طور پر اپنا انتخاب کرانے کے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے، کیونکہ وہ ضمنی انتخابات فرقہ وارانہ خطوط پر آئین کی توضیعات کے برخلاف علیحدہ انتخابی حلقوں کی بنیاد پر ہوئے تھے، انہوں نے منتخب امیدواروں کو بورڈ کے اراکین کے طور پر کام کرنے سے روکنے کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ کے لئے درخواست دی گئی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سول جج کو بورڈ کی کوئی میٹنگ منعقد کرنے سے روکا گیا:

کہا گیا کہ اگرچہ ایک قانون جو مختلف مذہبی برادریوں کے اراکین کے لیے علیحدہ انتخابی حلقوں کی بنیاد پر انتخابات کا انتظام کرتا ہے، تو وہ آئین کے آرٹیکل 15 (1) کی خلاف ورزی ہے اور آئین کے بعد اس طرح کے قانون کے مطابق ہونے والے انتخابات شق 4 کے تحت کلعدم ہونگے، وہ حق جس کا درخواست کنندگان نے بلدیہ میں شرح ادا کرنے والوں کے طور پر دعوی کیا تھا کہ بورڈ کو قانونی طور پر تشکیل دیا جانا چاہیے اور یہ کہ جن افراد کو مناسب طریقے سے منتخب نہیں کیا گیا ہے انہیں بورڈ کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے دائرہ کار سے باہر تھا۔جیسا کہ اس طرح کا حق ہے، چاہے وہ موجود ہی کیوں نہ ہو، آئین کے حصہ III کے ذریعے دیا گیا بنیادی حق نہیں تھا۔

مزید کہا گیا کہ آرٹیکل 15 (1) اور آرٹیکل 14 کے تحت درخواست کنندگان کے بنیادی حقوق کی مبینہ خلاف ورزی۔یعنی ان کے خلاف ہونے والا امتیازی سلوک ان حقوق سے متعلق ہے جن پر انہوں نے حقیقت میں کبھی عمل کرنے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

کوشش نہیں کی اور دعوی کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا جب کہ ایسا کرنے کا موقع موجود تھا اور اس لیے درخواست گزار آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت کسی راحت کے حقدار نہیں تھے۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 69 بابت 1953۔ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

اپیل گزار کی طرف سے ایس۔ سی۔ اسحاق (جے پرسود اگروال، بشمول)

مدعالیہ نمبر 1 کی طرف سے کے۔ بی۔ استھانہ۔

جواب دہندہ نمبر 4 کی طرف سے ایس۔ پی۔ سنہا (آر پٹنائک، بشمول)۔

22 مئی 1953۔ عدالت کا فیصلہ پتنجلی شاستری چیف جسٹس کے ذریعے دیا گیا۔ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ ایک درخواست ہے جس میں آئین کے آرٹیکل 15 (1) کے تحت مدعا علیہان کی طرف سے اس کی مبینہ خلاف ورزی کے خلاف درخواست کنندگان کے بنیادی حق کے تحفظ کی درخواست کی گئی ہے۔

درخواست کنندگان تین افراد اتر پردیش کے ایٹہ کے رہائشی ہیں۔ ان کی شکایت ہے کہ 2 نومبر 1951، 8 دسمبر 1951 اور 17 مارچ 1952 کو ہونے والے ایٹہ میونسپل بورڈ کے ضمنی انتخابات میں، جس میں بالترتیب 4، 11 اور 12 مدعا علیہان منتخب ہوئے تھے، درخواست کنندگان کو اپنے ووٹوں کا استعمال کرنے اور امیدواروں کے طور پر اپنا انتخاب کرانے کے حقوق سے محروم کر دیا گیا تھا، کیونکہ وہ ضمنی انتخابات آئین کے توضیعات کے منافی علیحدہ انتخابی حلقوں کی بنیاد پر فرقہ وارانہ خطوط پر ہوئے تھے۔ ان کا یہ بھی الزام ہے کہ حکومت کی طرف سے بورڈ کے رکن کے طور پر مدعا علیہ 3 کی نامزدگی اس کے اختیارات کا غیر قانونی استعمال تھا، کیونکہ جس مفاد کو مدعا علیہ کو بورڈ میں نمائندگی کے لیے نامزد کیا گیا تھا وہ پہلے ہی کافی نمائندگی کر چکا تھا۔ درخواست گزار اس کے مطابق درخواست کنندگان سے درخواست کرتے ہیں کہ جواب دہندگان 3، 4، 11 اور 12 کو کو وارنٹو، مینڈمس اور دیگر مناسب رٹس یا ہدایات جاری کی جائیں تا کہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ وہ بورڈ کے اراکین کے طور پر کس اختیار کے تحت کام کر رہے ہیں اور انہیں ایسے اراکین کے طور پر کام کرنے سے روکا جائے۔ درخواست کنندگان نے ضلع مجسٹریٹ اور ایٹہ کے سول جج، جواب دہندگان بالترتیب 2 اور 13 سے بھی درخواست کی ہے، جس میں انہیں استدا کی گئی ہے کہ وہ بورڈ کی کسی بھی میٹنگ کے انعقاد یا اجازت نہ دیں جو کہ غیر قانونی طور پر تشکیل دی گئی ہے۔

اب، اس بات پر سنجیدگی سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ مختلف مذہبی برادریوں کے اراکین کے لیے علیحدہ انتخابی حلقوں کی بنیاد پر انتخابات کی فراہمی کرنے والا کوئی بھی قانون آئین کے آرٹیکل 15 (1) کے خلاف ہے جو اس طرح چلتا ہے:

"15 (1) ریاست کسی بھی شہری کے ساتھ صرف مذہب، نسل، ذات، جنس، جائے پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنیاد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document

پر امتیازی سلوک نہیں کرے گی۔"

ریاست کو مذہب کی بنیاد پر کسی بھی شہری کے خلاف الزام تراشی نہ کرنے کا یہ آئینی مینڈیٹ واضح طور پر مملکیت کے ساتھ ساتھ دیگر حقوق تک پھیلا ہوا ہے، اور شق (4) کے تابع ایسے قانون کی پیروی میں آئین کے بعد ہونے والے کسی بھی انتخاب کو آئین کے منافی قرار دیا جانا چاہیے۔لیکن سوال یہ ہے کہ کیا درخواست کنندگان اب آرٹیکل 32 کے تحت اس درخواست میں جو راحت چاہتے ہیں اس کے حقدار ہیں۔

یہ سچ ہے، جیسا کہ کراس روڈز معاملے (') میں نشاندہی کی گئی ہے، کہ آرٹیکل 32 کے کچھ معاملات میں، اس عدالت کے بذریعے اس سے زیادہ موثر تلافی فراہم کرتا ہے جو عدالت عالیان آرٹیکل 226 کے ذریعے کرتا ہے۔لیکناس کے تدارک کا دائرہ کار واضح طور پر اس لحاظ سے تنگ ہے کہ یہ صرف آئین کے حصہ III کے ذریعہ عطا کردہ بنیادی حقوق کے نفاذ تک محدود ہے۔کوئی بھی حق، مثال کے طور پر، جو درخواست کنندگان کو بلدیہ میں شرح ادا کرنے والوں کی حیثیت سے ہوسکتا ہے کہ وہ اس بات پر اصرار کریں کہ بورڈ کو قانونی طور پر تشکیل دیا جانا چاہیے اور یہ کہ جواب دہندگان 3، 4، 11 اور 12، جو مناسب طریقے سے منتخب یا نامزد اراکین نہیں ہیں، کو بورڈ کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے، جو آرٹیکل 32 کے دائرہ کار سے باہر ہے، اس طرح کا حق، چاہے وہ موجود ہی کیوں نہ ہو، حصہ III کے ذریعہ عطا کردہ بنیادی حق نہیں ہے۔

تاہم، درخواست کنندگان کے قابل وکیل نے دلیل دی کہ آرٹیکل 15 (1) کے ذریعے درخواست کنندگان کو بھارت کے شہری کے طور پر دیے گئے بنیادی حق کی خلاف ورزی کی گئی ہے کیونکہ زیر بحث انتخابات اس بنیاد پر منعقد کیے گئے تھے جس میں درخواست کنندگان کے ساتھ ان کے مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کیا گیا تھا کہ اس سے وہ تمام امیدواروں کے سلسلے میں اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر نشستوں کے ریزرویشن کی پرواہ کیے بغیر انتخابات لڑنے سے قاصر تھے۔قابل وکیل نے یہ بھی پیش کیا کہ فرقہ وارانہ بنیادوں پر حلقوں کی حد بندی درخواست کنندگان کو ان کے سیاسی حقوق کے معاملے میں مساوات سے انکار ہے اور اس سلسلے میں آرٹیکل 14 کے تحت ان کے بنیادی حق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ہم ان تنازعات کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔

یہ واضح ہے کہ آرٹیکل 15 (1) کے ذریعے دیا گیا بنیادی حق ایک شہری کو بطور فرد دیا گیا ہے اور عام طور پر ایک شہری کی حثیت سے اس سے متعلق حقوق، مراعات اور استثناء کے معاملے میں اسکے امتیازی سلوک کے خلاف ضمانت ہے۔یہ درخواست کنندگان کا معاملہ نہیں ہے کہ اب ان کے خلاف کوئی امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے یا دھمکی دی جا رہی ہے۔ان کی شکایت یہ ہے کہ فرقہ وارانہ بنیاد پر تشکیل دیے گئے علیحدہ انتخابی حلقوں کے ذریعے انتخابات کے طریقہ کار میں ان کے خلاف ان نشستوں کے علاوہ دیگر نشستوں کے حوالے سے بے بنیاد الزام تراشی شامل تھی جو ان کی متعلقہ برادریوں کے لیے مخصوص تھیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جن کے بارے میں وہ اپنے ووٹ ڈالنے کے حق یا امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کے حق کا استعمال نہیں کر سکتے تھے۔اس بات کی کوئی تجویز نہیں ہے کہ درخواست کنندگان نے اصل میں پابندی کو ہٹانے اور آئین کے مطابق انتخابات کرانے کے لیے مناسب کارروائی کر کے ان حقوق کا دعوی کرنے کی کوشش کی۔ درحقیقت، درخواست کنندگان نے علیحدہ انتخابی حلقوں کے پرانے نظام کے تحت ہونے والے انتخابات کو تسلیم کیا اور محسوس کیا کہ ان کے خلاف کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا گیا جب تک کہ سابق چیئرمین کے خلاف حال ہی میں عدم اعتماد کی تحریک پیش نہیں کی گئی جو اس تحریک کے نتیجے میں اپنی نشست کھو چکے ہیں۔اس طرح، آرٹیکل 15(1) اور آرٹیکل 14 کے تحت ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی، یعنی ان کے خلاف ہونے والا امتیازی سلوک، جس کی وہ اب شکایت کرتے ہیں، ان حقوق سے متعلق ہے جن پر انہوں نے حقیقت میں کبھی عمل کرنے کی کوشش نہیں کی اور دعوی کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا، جب کہ ایسا کرنے کی گنجائش ابھی باقی تھی، اور جس کے استعمال کا موقع اب ختم ہو گیا ہے۔لیکن، مسٹر اسحاق کا استدلال ہے کہ جواب دہندگان 4، 11 اور 12 کا انتخاب کالعدم ہے، وہ غبن کرنے والوں سے بہتر نہیں ہیں، اور درخواست کنندگان انہیں میونسپل بورڈ کے ارکان کی حیثیت سے کام کرنے سے روکنے کے حقدار ہیں۔ یہ ہوسکتا ہے، جیسا کہ ہم پہلے ہی تبصرہ کر چکے ہیں، کہ درخواست گزار مناسب طریقے سے وضع کردہ کارروائی میں بلدیہ کے شرح ادا کرنے والوں کے طور پر اس طرح کی راحت کا دعوی کر سکتے ہیں، لیکن اس طرح کے دعوے میں آرٹیکل 15 (1) یا آرٹیکل 14 کے تحت درخواست کنندگان کے بنیادی حق کو نافذ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ مدعا علیہ 3 کے خلاف اس بنیاد پر راحت طلب کرنے کے لیے ابھی بھی کم بنیاد موجود ہے جو صرف ایک نامزد رکن ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ درخواست کنندگان نے اپنے حق کو غلط سمجھا ہے اور آرٹیکل 32 کے تحت ان کی درخواست ناکام ہونی چاہیے۔ درخواست کو اخراجات، ایک سیٹ کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

درخواست گزاروں کے لیے ایجنٹ: کے۔ ایل۔ مہتا۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے ایجنٹ: سی۔ پی۔ لال

مدعا علیہ نمبر 4 کے لیے ایجنٹ: ایس۔ پی۔ ورما۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document